# عزّت مآب سلمان خورشید صاحب کے نام مہاراشٹر کی ستم زدہ اقلیت کا پیغام

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ ۔ 9272645986

جب جب اقلیت کے تعلق سے کسی بھی محکمہ، کمیشن یا کارپوریشن کے عہدے داران جہاں کہیں جاتے ہیں اقلیتی طبقہ کی جانب سے شکایت پرمبنی میمورنڈم کی تعداداتنی ہوتی ہے کہ انھیں تھیلوں میں بند کر کے لے جانا پڑتا ہے۔لیکن تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ منسلک محکمہ اگر اقلیت سے تعلق نہ رکھتا ہوتو وہ اتنا ضرور کرتا ہے کہ ہماری شکایت جس محکمہ کے تعلق سے ہوتی ہے اس محکمہ کوروانہ کر دیتا ہے۔لیکن اقلیت کے تعلق سے محکمہ جات یا کارپوریشن یا کمیشن کے عہدے داروں کوتھیلوں میں بند شکایتوں کو پڑھنے کا وقت نہیں مل پاتا ہے۔ کہیں، راقم الحروف کی اس شکایت کے ساتھ بھی وہی معاملہ نہ درپیش ہواسلئے آپ کے نام اقلیت کی جانب سے یہ ایک کھلا خط۔

بڑے افسوس کے ساتھ یہ حقیقت بیانی ہے کہ مرکزی یا ریاستی محکمہ برائے اقلیت ہو یا مائناریٹی کمیشن دونوں نے اگر قوم کا درد رکھتے ہوئے اپنے فرض منصبی کوایمانداری سے نبھایا ہوتا اور اپنے اختیار کا بجا استعمال کیا ہوتا تو شاید اس کھلے خط کے ذریعے اقلیت کا جوالمیہ پیش کیا جارہا ہے وہ پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ آج تک محکمہ برائے اقلیت یا کمیشن نے اپنے فرائض اوراختیارات کی ایک ہی بازو پر ایک حدتک عمل کیا ہے وہ رہی اقلیت کیلئے چندکروڑ روپۓ منظور کرنا۔دوسری بازو، جونہایت ہی اہمیت کی حامل ہے ،اسے نظر انداز کر کے مرکزی یا ریاستی محکمہ برائے اقلیت اور مائناریٹی کمیشن اقلیت کی فلاح وبہبودی اور ترقی وترویج کے تعلق سے ایک قدم بھی کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔وہ بازو ہے ،اقلیت کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اوران کے قانونی جائزحقوق کے استحصال کے تعلق سے شکایت کا ازالہ کرنا۔اقلیت پر چندکروڑ روپیہ منظور کرنے سے زیادہ ضروری ہے کہ اقلیت کے استحصال کوروکا جائے۔مرکزی حکومت کے سی پی گرام، صدر ہند اور وزیراعلیٰ ریاست مہاراشٹر کے محکمہ جات میں آن لائن شکایت کے ازالہ یا سجھاؤ کیلئے ویب سائٹ کارفرما ہیں لیکن تادمِ تحریراس قسم کی کوئی ویب سائٹ مرکزی یا ریاستی محکمہ برائے اقلیت، نیشنل مائناریٹی کمیشن، مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن، مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن، مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی، حج کمیٹی، وقف بورڈ، وقف کونسل وغیرہ وغیرہ جواقلیت یا مسلمانوں کیلئے ایک آس اور امید کی کرن ہے اور واحد ذریعہ ہے اپنی شکایتوں کے ازالہ کا، ان محکمہ جات نے ایسی کسی بھی ویب سائٹ پر اس طریقۂ کار کوشروع نہیں کیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قوم کے نمائندے جوقوم کے دم پر ہی اونچے مقام پر الحمداللہ پہنچے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں چل پا رہا ہے کہ بالخصوص مہاراشٹر میں اقلیت کے تعلق سے بیوروکریٹس کی جانب سے کی جانے والی ناانصافیاں اور حقوق کا استحصال اس حدتک پہنچ چکا ہے کہ اب سرکاری دلالوں کو چھوڑ کر اقلیت کا ہرفرد اس بات پر یقین رکھتے چلا ہے کہ شیرہ چشم مودی کے دورِ حکومت میں بھی شاید بیوروکریٹس کی مجال نہیں کہ وہ مروجہ سرکاری احکامات کی پامالی کر کے اقلیت کے ساتھ یہ رویّہ اختیار کرے۔

اقلیت کے تعلق سے مرحوم ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر صاحب نے مجوزہ آئین پر اپنی آخری تقریر میں کہا تھا ''اقلیتیں دھماکہ خیز قوت ہوتی ہیں جو اگر پھٹ جائیں تو ریاست کے پورے تانے بانے کو اُڑا سکتی ہیں۔ یورپ کی تاریخ اس حقیقت کی وافر اور خوفناک شہادت پیش کرتی ہے''۔عزت مآب منسٹر صاحب، ریاست مہاراشٹر میں اقلیت کے ساتھ ظلم ستم کی انتہا کی ایک معمولی سی جھلک مستند اور ٹھوس دلائل کی بنیاد پر ساتھ ہی ہرزہ سرائی اور افترا پردازی مذہبی اور قانونی طور سے سنگین گناہ ہے اس بات کوملحوظ خاص رکھتے ہوئے پیش کی جارہی ہے۔امید ہے کہ آپ چونکہ ایسے مقام پر الحمداللہ بیٹھے ہیں جہاں سے آپ اقلیت سے منصوب تمام ترمحکمہ جات، بورڈ، کمیشن اور کارپوریشن پر قانونی طور سے نگرانی رکھنے کا اختیار رکھتے ہیں، اس کھلے خط پر توجہ دیں گے اور باقاعدہ طریقہ سے سنوائی کا انعقاد کر کے مندرجہ بالا شکایتوں کا ازالہ کریں گے۔خدانا خواستہ ایسے نہ ہو کہ ریاست مہاراشٹر میں بیوروکریٹس کا ننگا ناچ اتنا بڑھ جائے کہ بقول بابا صاحب امبیڈکر، اقلیتیں جودھماکہ خیز قوت ہوتی ہیں وہ پھٹ کر قہر نہ برپا کردے۔آپ یقین جانئے یا نہ جانئے، ریاست مہاراشٹر میں اقلیت کے تعلق سے جوننگا جاچ بیوروکریٹس کر رہے ہیں اس کی اب انتہا ہو چکی ہے جس کے سبب لاوا اندر ہی اندر سلگ رہا ہے اور بقول عاجز پرتاپگڑی ایسا نہ ہو کہ

دست ہوا کا لمس جو پایا یہ شولہ بن جائیں گے　　　مظلوموں کا حال نہ پوچھو بھوسے میں چنگاری ہے

اقلیت کے تعلق سے ہونے والی ناانصافیوں اوران کے حقوق کے استحصال کی چند جھلکیاں حاضرِ خدمت ہیں۔**کیا یہ ظلم زیادتی کی انتہا نہیں ہے کہ:**

ا۔ شہر نرڈانہ کے ۲۲ بلوائی مسلمانوں کی دوکان اور مکان کوتوڑ پھوڑ کرتے ہوئے انڈیکا کار اور موٹر سائیکل کونظرِ آتش کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں جو کہ آئین ہند کے آرٹیکل ۲۱ اور ۲۵ کی مترادف تو ہے ہی ساتھ ساتھ براہِ راست شہر کے اور بالراست ریاست کے امن وامان کوخطرہ لاحق ہو۔ان ملزمین پر پولس کی خاص نظرعنایت تھی کہ ان ۲۲ بلوائیوں کو پولس ۵:۲ منٹ پر گرفتار کرتی ہیں اور نرڈانہ سے سندھ کھیڑ اعدالت کے روبرو تقریباً ۱۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے کھڑے کرتی ہیں۔صرف ۱۵ منٹ میں یعنی ۲:۲۰ منٹ میں۔

کیا یہ ممکن ہے صرف صرف ۱۵ منٹ میں ۲۲ ملزمین کے تعلق سے اسٹیشن ڈائری میں اندراج ہو جائے، فاضل سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق ملزمین کے رشتے داروں کو اطلاع دی جائے، گرفتار شدہ ملزمین کا میڈیکل چیک اپ ہو اور ۱۵ کلو میٹر کا فاصلہ بھی طے ہو؟ اتنا ہی نہیں اتنے سنگین جرم میں گرفتار شدہ ملزمین کے تعلق سے ریمانڈ رپورٹ میں پولس کسٹڈی کی مانگ تک نہ کی جائے ! برخلاف اس کے اسی شہر کے صرف ۷ مسلم ملزم کو ایک عشقیہ معاملے کے تعلق سے گرفتار کیا جاتا ہے لیکن جو مرحلہ ۲۲ بلوائیوں کیلئے ۱۵ منٹ میں مکمل ہوا اسی مرحلے کیلئے ۷ لوگوں کو تقریباً ۲۳ گھنٹے پولس حراست میں رہنا پڑتا ہے کیا یہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کے علاوہ قانون سے کھلواڑ نہیں ہے؟

۲۔ دھولیہ فساد کے دوران گیارہ مسلمانوں کی داڑھیاں شرپسندوں نے جلوس نکال کر سرِ عام شہید کروادی لیکن ان ملزمین کے تعلق سے ریمانڈ رپورٹ میں پولس کسٹڈی کی مانگ تک نہیں جاتی ہے ! کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۳۔ تمام تر جی آر اور سرکولر کو بالائے طاق رکھ کر من مانی طریقے سے اور جن دستاویز کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے ان کی مانگ کر کے مہاراشٹر میں تقریباً ۹۰ فیصد مسلم او بی سی افراد کو ذات کے اسناد سے محروم کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۴۔ ریاستی حکومت کے جس حکمنامہ کی بنیاد پر مسلم تیلی اور دھوبی برادری کو او بی سی ذات کے اسناد دیئے جانے چاہیے اسی حکمنامہ کو بنیاد بتا کر دونوں برادریوں کے ویلیڈیٹی سرٹیفکیٹ رد کر کے حاصل شدہ ذات کے اسناد کو باطل قرار دیا جاتا ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۵۔ ہنگولی ضلع کی ایک، مراٹھی اسکول کو پہلے قائم نان گرانٹ شرط پر منظوری دی جاتی ہے اور صرف ۲۸ دن میں اس مراٹھی اسکول پر سے قائم نان گرانٹ شرط کی تلوار کو ہٹا لیا جاتا ہے جبکہ ایوت محل ضلع کی اسکول جسے ۱۹۹۹ء میں قائم نان گرانٹ شرط ڈال کر منظوری دی گئی ہے ایسی اَن گنت اردو اسکول پر سے قائم نان گرانٹ کی شرط آج دس سال تک نہیں اٹھائی گئی ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۶۔ ضلع اکولہ کی ۲، اسکولوں کو پہلے مع گرانٹ منظوری دی جاتی ہے لیکن بعد میں بلا کسی قانونی ضابطہ کے ان اردو مدارس پر قائم نان گرانٹ شرط مسلّط کر دی جاتی ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۷۔ The Bombay Primary Education Act, 1947 کے رول ۱۰۷ کے تحت تمام تر منظور شدہ اسکولوں کو گرانٹ کا حق حاصل ہے۔ فاضل سپریم کورٹ نے ایک فیصلے کے ذریعے اس قانون کو مرتب کیا ہے کہ مروجہ قوانین میں درج احکامات کے مساوی یا اس کے برخلاف حکومت کسی بھی قسم کا نوٹیفکیشن، جی آر، سرکولر وغیرہ نکالنے کا اختیارِ مطلق نہیں رکھتی ہے۔ فاضل سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف مروجہ قانون کے برخلاف قائم نان گرانٹ کی تلوار اردو اسکولوں پر برسہا برس سے رکھی گئی ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۸۔ مالی اعتبار سے پسماندہ اقلیت کے تعلیمی امور پر خرچ کرنے کیلئے ۶ کروڑ ۷۶ لاکھ روپئے اکتوبر ۲۰۰۱ء میں مرکزی حکومت منظور کرتی ہے، جس میں سے ۴ کروڑ روپیہ دسمبر ۲۰۰۱ء کو حکومتِ مہاراشٹر کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے اور بقیہ دو کروڑ چھیتر لاکھ روپیہ حاصل شدہ رقم کے ۷۵ فیصد یعنی ۳ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کے فوراً بعد حکومتِ مہاراشٹر کو ملنا تھا۔ دسمبر ۲۰۰۱ء میں حاصل شدہ ۴ کروڑ روپیہ میں سے ایک کروڑ ۳۲ لاکھ روپیہ آج تک ریاستی محکمہ میں دھول کھاتے پڑا ہے اور بقیہ ۲ کروڑ ۶۸ لاکھ روپیہ سیلف گورنمینٹ یعنی ضلع پریشد اور مہانگر پالیکا کی اسکولوں پر خرچ کیا گیا ہے جبکہ ضلع پریشد اور مہانگر پالیکا اقلیت کی اصطلاح میں نہیں آتے ہیں۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۹۔ نیشنل مائناریٹی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن نے تعلیمی معاملات میں اَن گنت فیصلہ جات اقلیت کے حق میں دیئے ہیں لیکن حکومتِ مہاراشٹر ان فیصلہ جات پر عمل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۱۰۔ فاضل سپریم کورٹ اور متعدد فاضل ہائی کورٹ نے اقلیتی مدارس میں ملازم بھرتی کے تعلق سے رِزرویشن پالیسی سے مستثنیٰ کرنے کے باوجود بھی تقریباً گزشتہ ۶ سالوں سے رزرویشن کی شرط ڈال کر سینکڑوں اداروں کی گرانٹ روک رکھی گئی ہے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟

۱۱۔ دھولیہ فساد میں اعظم گڑھ کے ایک نوجوان کے وارث کو نومبر ۲۰۰۸ء میں ۵/لاکھ روپیہ منظور کیا گیا لیکن منسلک نوجوان کی ۱۸/سالہ بیوہ آج تک منظور شدہ رقم حاصل نہ کر سکی اس تعلق سے محکمۂ مائناریٹی ڈیولپمنٹ، مہاراشٹر کے دربار میں بھی انصاف مانگا گیا لیکن آج بھی وہ بیوہ منتظر ہے اپنا حق پانے کے لئے۔ کیا یہ معاملہ اقلیت کے ساتھ عصبیت کا اور قانون سے کھلواڑ کا نہیں ہے؟